

قرآن مجید اور ۱۹ کا عدد

ایک استفسار کا جواب

مولانا عبدالقدوس راشمی

کرامی مورخہ، شعبان المعنظم ۳۰۰۰ھ

۲۲ جون ۱۹۸۰ء

بگرامی خدمت جناب محمد سعیف اللہ صاحب

سکرٹری ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد

کرمی! و علیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آپ کا مراسلہ ثان ۱-۱۱۰۰ سیکٹر ۴-۶۵۲-۸۱۳۶ مورخ ۳ جون ۱۹۸۰ء بہت دری سے

مل سکا۔ اس کے ساتھ مخصوص کاغذات بھی ملے۔ اس سے پہلے بھی امر کیا اور دڑبین (افریقہ) سے میرے پاس قرآن مجید اور عدد ۱۹ کا کتابچہ و اشتہارات آئئے تھے میں نے ان کے جواہات دے دیئے تھے اب میں نے آپ کے مراسلے کے بعد ان جوابوں کی نقلیں حاصل کیں۔ مشکل سے کاغذات میں مل سکیں۔

آپ کے مراسلے کے ساتھ جو نقل میں وہ بھی دیکھیں، میں لیفٹینٹ کریل این لے اختر ما سب کے خط
نام بینگنگ ڈائیکٹریٹی ویژن سے اپنے آپ کر متفرق نہیں پاتا۔ یہ خط غلامزاد طور پر کھاگیا ہے مگر ٹیکی ویژن
کے ذمیہ، اس جاہاز مفالطہ کی اشاعت سے ہا ہوں میں کچھ مزید ادعا م پیدا ہوں گے اور تعلیم یافتہ غیر مسلموں
کے لئے ہم پہنسی کا مزید سامان مہیا کر دے گی۔ قرآن مجید انہی فصاحت و بلاغت، ہدایات و ہدیگیری کی

دجہ سے مجرہ ہے کسی ریاضیاتی نظم یا بنیاد کی تباہ پر معجزہ ہمیں ہے۔ کافروں کو جب قرآن مجید نے جیلخ کیا تو اس کا مطلب ہے: حقاً كَالْحَسِنَى هِيَ رِيَاضِيَّاتِيَّ بَنِيَادُ پَرْ أَيْكَ يَا دَسْ سَوْدَهْ بِنَالَّاَوْ۔ اور نہ سہ بات قابل قبل ہے کہ قرآن کا یہ کمال نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا اور نہ صاحبہ کرام کو۔

۱۹ کا عدد قدیم دیوالیں مقدس تھیں کہ اس میں عدد اول یعنی ۱ اور سب سے بڑی اکائی و شامل ہے۔ اس کو مدھی نبوت باپ تحری مقتول ۱۴۴۳ھ اور اس کے ساتھیوں نے بھیلایا۔ پھر کچھ محل صدی ہیں بہار اللہ مژا حسین گلی زردی نے اسے تقدیر سطا کی۔ دیکھئے توٹ منسلک ۱۱ بہائیوں نے اپنی تبلیغ کے سلسلہ میں یہ بات امر کے سے پھیلائی ہے۔

لوگ عجائب پسند ہوتے ہیں۔ میورڈی ۷۔ ۸۔ ۹ کو مقدس کہتے ہیں، عیسائی ۱۰ کو منحوس سمجھتے ہیں اور خود مسلمانوں میں پورا نظام اعداد منحوس، اعداد متخاب، اعداد متاباغضہ کا ایک سلسلہ قائم ہے۔ قمر در عقرب، پنچ، رجال الغیب۔ سفر جہار شنبہ منحوس، افسوس جانے افسوس کرنے ہی ادھ کرنے ہی ادھام پیدا ہو چکے ہیں۔ اب اس نئی مہم کی اشاعت سے ایک مزید و اہم پیاسا کرنے کے سوا اور کیا فائدہ ہو گا۔

دعا ہے کہ اللہ ہم کو اور آپ کو بھی ادھام سے بچائے۔

والسلام

غافل

(عبدالقدوس ہاشمی)

لے۔ ۳۳۸۔ بلاک ڈی۔ شمالی ناظم آباد کراچی

(ملاظہ ہو منسلکہ فوٹ) ۳۲۶۳۳۲۔ ٹیلیفون۔

قرآن مجید اور عدد ۱۹

کوئی سال ڈیڑھ سال سے کئی کتابیں اور اشتہارات مجیے اس عظیموں کے سیچے گئے ہیں کہ قرآن مجید میں ۱۹ کے عدد کو بنیادی جیشیت حاصل ہے اور کپیوٹ کے ذریعہ مختلف حروف کی تعداد کو جمع اور ضرب کے عمل سے پہاڑتے

کیا گیا ہے کہ ۱۹ کے گرد گھومنتے ہیں اور مجید کی ریاضیاتی بنیاد ہے۔ ریاضیاتی بنیاد قرآن مجید کا معجزہ ہے اور کتاب اللہ کے الہامی ہونے کی دلیل ہے۔ یعنی بتایا گیا ہے کہ امریکے میں کمپیوٹر کے ذریعہ اس کی تحقیق کی گئی ہے اور وہی سے اسے چھیلا یا جارہا ہے۔ قرآن مجید کا یہ معجزہ چند سال کے اندر ظاہر ہوا ہے جو پہلے کسی کو معلوم نہ تھا۔

اس تحقیق کی بنیاد پر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی سورہ المدثر کی آیت ۲۰ میں جہنم پر معین فرشتوں کی تعداد ۱۹ بتائی ہے۔ اور لسم اللہ الرحمن الرحيم میں حروف کی تعداد ۱۹ ہے۔ اس کے بعد مختلف حروف کی تعداد کو ۱۹ یا ۱۹ کا حاصل ضرب ثابت کر کے یہ تأثیر پیدا کیا گیا ہے کہ قرآن مجید کا ایک ریاضیاتی نظام ہے اور وہ نظماً ۱۹ کے عدالت پر قائم ہے۔

اس سلسلہ میں جتنے اشتہارات اور کتابچے میں نے انہیں بہت غور کے ساتھ بارہ اپڑھا، سب سے پہلے دو سوالات ذہن میں آئے۔ اول یہ کہ قرآن مجید میں تو اور بہت سے اعداد مختلف آیات میں مذکور ہیں ۱ - ۲ - ۳ - ۴ - ۵ - ۶ - ۷ - ۸ - ۹ - ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - اور اسی طرح ۱۹ - ۲۰ - ۳۰ - سو۔ ہزار سب ہی مذکور ہیں۔ فرشتوں کی تعداد میں سورہ الحلقہ، آیت ۱، میں حاطلان عرش کی آخرت بتائی گئی ہے۔ پھر صرف ۱۹ کے عدالت کی کیوں ریاضیاتی بنیاد بتایا جا رہا ہے۔ کیا اس عدد سے کسی کی عقیدت والبتر ہے؟ دوم یہ کہ جن لوگوں نے امریکے سے یہ آزاد احصائی ہے وہ کون لوگ ہیں؟

اس سے قبل کہ اس نظریہ کی عقلی و عملی تحلیل کی جائے، ان دو لوگوں سوالوں کا حل کریا جائے تو ہر ہے ۱ - دنیا کے مختلف علم الاصنام (میتھا لوگی) میں اعداد کے اثرات کو بڑی اہمیت حاصل رہی ہے۔ بلکہ اس زمانہ میں بھی چیزوں وغیرہ کی تصنیفات علم الاعداد کے اثرات کو ظاہر کر دیتی ہیں۔ اسکے نزدیک اور شام سے جب ماقبل الاسلام کے بت پرستا نہ اور حام مسلمانوں میں چھیلے قریب انکار مسلمانوں میں آگئے۔ یہاں تک کہ ۸۷۴ کا عدد بجائے بسم اللہ استغفار ہوتے لگا۔ اور آہستہ آہستہ واحمہ اتنا ترقی کر گیا کہ قرآن مجید کی ہر سورہ اور ہر آیت کے اعداد جمل تیار ہوتے اور ان سے تقویظوں کا کام اب بھی لیا جاتا ہے۔ ۱۹ کا عدد سب سے بڑی اکافی و اور اؤین

عدد اکا مرکب ہے اس سے بڑی بڑی کلامات لگتے نے والستہ کی میں۔ اگر جو مسلمانوں نے ان ادھام کو کبھی تہل نہیں کیا۔ مگر جاں پل عالم جاں لاک ہوشاؤں کے پیشوں میں کچھ کچھ چھستے رہے اور آن بھی بہت سے لوگ چھستے ہوئے ہیں۔

۲۔ اس وقت جو ۱۹۴۱ کی اہمیت قرآن مجید میں ثابت کی جا رہی ہے وہ بہائیوں کی تبیین مساعی کی پیداوار ہے۔ کئی ہزار بہائی امریکہ میں رہتے ہیں۔ ان کے عقیدہ میں ۱۹۴۱ کا عدد بہائی کائنات کا بیانیادی عدد ہے اس پر سارا جہاں قائم ہے انہوں نے حسابی مغالطہ دے کر مسلمانوں کو ممتاز کرنے کی ایک جدوجہد کے طور پر اسے شروع کیا ہے اور ہر زبان میں اس کی اشاعت ہو رہی ہے۔

عدد ۱۹۴۱ کی برتری کا عقیدہ انہوں نے اس طرح تامیکیا ہے کہ باہی مذہب کا باñی علی محمد اب ۱۸۴۹ میں خیروز کے شیعہ گھرانے میں پیدا ہوا تھا۔ اور ۱۹۵۰ء میں اسے بحیر بغاوت بھانسی دی گئی۔ اس کے مانسے والے تین فرقوں میں بٹ گئے، باہی اصلی بہاء اللہ مرزا حسین علی نوری کے پیرو بہائی اور اس کے طبقے بھائی یعنی نوری نورا زل کے پیرو اذلی۔ علی محمد اب نے قرآن مجید کے مقابلہ میں ایک کتاب "البيان" بھی لکھی ہے اور بہاء اللہ نے بھی ایک کتاب "الاتقدس" تیار کی ہے جسے بہائی قرآن مجید کے برابر الہامی مانتے ہیں۔ ان کے عقیدہ میں علی محمد باب ظہور الہی تھا۔ اس کا سال پیدائش ۱۸۱۹ء ہے اور اس کو مجمع کیجئے تو ۱۹۴۱ کا عدد حاصل ہوتا ہے۔ $1 + 9 + 1 + 8 + 1 = 19$ اس عقیدہ کے بعد ساری کائنات کی ریاضیاتی بنیاد ۱۹۴۱ کو قرار دیا گیا۔ بہائیوں کی مذہبی تقویم میں ۱۹۴۱ - ۱۹۴۰ دن کے ۱۹ ہیئتے ہیں۔ $19 \times 19 = 361$ شمسی سال کے باقی چار دن کو سال کے ایام مستقرہ قرار دیا گی ہے۔ اس طرح ۳۶۵ دن پورے کر لئے گئے۔ اذلی فرقہ تو بھی نورا زل کے جلد ہی وفات پا جانے کے بعد کچھ پہل پھول نہ سکا لیکن بہائی خوب مچلے پھولے۔ بہاء اللہ اور اس کے بعد عبد المہماں پھر عباس اندی اور اس کے بعد شرقی ایک درسے کے بعد مہمدی اور ملکم ہوتے رہے۔ دولت اسرائیل ان کی سرپرست ہے اور فلسطین میں مقام عکے ان کا صدر مقام ہے۔ لگ جگہ جگہ اپنا تبیینی مرکز بہائی حال بناتے ہیں اور بڑی گریجوشنی کے ساتھ

مگر خفیہ طور پر اپنا کام کرتے ہیں۔ اگر میں اور دبی میں ان کے مراکن ہیں۔ کوئی بھی بزمیں ریکارڈ رکھتا ہے۔ ان کا بھائی صالح ہے۔ ہر مگر دیواروں پر وہ اکا عدد لکھا ہوتا ہے۔ ہر تیر کو ۱۹ سے شروع کرتے ہیں اور ہر شش نشین پر وہ اکا عدد نمایاں طور پر لکھا جاتا ہے۔

اوپر کی تحریر و تخلیل سے ہم ان دو سوالوں کے جواب تو پہلیتے ہیں کہ عدد و اکا انتخاب کیوں کیا گیا اور کون لوگ اس ہمہم کو چلا رہے ہیں۔ رہا اس پر سے نظریہ کا عملی جائزہ تو اس کے لئے کسی طولی تحریر کی ضرورت نہیں۔ ذرا سوچ کرچکے تو اس نظریہ میں پہاں جہالت اور مقابلہ کھل کر سامنے آجائے گا۔

۱۔ اگر کسی کتاب میں کوئی عدد، حرف یا اعڑاب یکسانہ ٹوٹے تو کیا ایسا ہونا کتاب کو الہامی ثابت کرتا ہے؟ اگر چاول کا زنگ سفید ہے تو یہ بات نہیں کے کروی ہونے کی دلیل ہو سکتی ہے؟ یہ معیار کس نے قائم کیا اور دعویٰ و دلیل کے ماہین متفق لعلت کیا ہے؟

۲۔ بسم اللہ الرحمن الرحيم کے حروف فاس طرز کتابت کی وجہ سے و انتہ آتے ہیں درہ اصلہ ۲۱ ہیں۔ باسم اللہ الرحمن الرحيم۔ اس میں اسم کا الف نہیں لکھا جاتا ہے اور رحمن اصل میں نہان کے وزن پر سعدان، غفران، حیران وغیرہ کی طرز رحمان ہے۔ خود قرآن مجید کی ہیلی وگی میں ”اقر باسم رَبِّك“ موجود ہے۔ سچ پاسم ربک موجود ہے۔ سب مگر الف لکھا جاتا ہے۔ قرآن مجید آسمان سے تحریری شکل میں نازل نہیں ہوا تھا اس لئے اس کے رسم الخط سے کوئی استدلال صحیح نہیں ہو سکتا۔

۳۔ سورة الاعراف میں بسطہ پر میں آماز میں عدنانی قبائل کے فرق کو ظاہر کرنے کے لئے بنادیا جاتا ہے۔ درہ عربی زبان میں بسط کوئی مادہ نہیں ہے۔ یہ استدلال بعض نادانی اور جہالت کا کوشش ہے۔

۴۔ اس طرح جمع، تفرقی اور ضرب و تقیم کے بیسیوں عددی عجائبات قرآن مجید میں بلکہ معمول انسانی تسانیف میں پیدا کئے جا سکتے ہیں۔ مثلاً حلم کے اعداد میں کو اگر سورۃ العاذۃ میں بیان کئے ہوئے عدد ۱۶۷۶ پر تقیم کیا جائے تو ۶ کا عدد برآمد ہو گا۔ اور آتم ۶ سوروں کے اوائل میں ہے۔ قرآن مجید میں ۲۹ سوروں پر ۱۳ حروف تہجی بطور حروف مقطوعات موجود ہیں اور ۲۳ آگر دب ہیں۔ ۱۹۶۱۳۲۰۱۹۶ اور اس عدد کو اصحاب کہف کے عدد، پر تقیم کچکے تو چاند کے ۲۸ المعتات کا عدد ہو جائے گا۔ اس طرح جتنے عجائبات عددی چاہیں کسی کتاب

سے نکال سکتے ہیں۔ کتنی لچک ابتدی فتویٰ ہے کہ اس قسم کے حساب اور عددی مجموعات کو قرآن مجید کے مجرموں یا ائمہ
آسمانی ہوتے کی دلیل کے طور پر پہنچ کیا جائے۔ انسان طبعاً بھجوہ پسند نہ تابے اس لئے اپنے قلب سے ذمی برداشت اور تعلیم پذیر
لگ گئی ایسا ہاؤں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور ابتدی فتویٰ کے چکر میں پھنس جاتے ہیں۔ فلاہم سب کو دہم سے
بچائے اور بہایوں کے اس چکر سے محفوظ رکھے۔
